اَلحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالمُرسَلِین اَمَّا بَعد فَاَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمط بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمط

وَقف کے مسائل

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم: "مومن کبھی خیر یعنی علم سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک اس کا مُنتہٰی (یعنی ٹھکانہ) جنّت میں ہوتا ہے"

وقف کے معنی: وقف کے معنٰی یہ ہے کہ کسی شے کو اپنی مِلک سے خارِج کر کے خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مِلک کر دینا اس طرح کہ اس کا نفع بندگانِ خُدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ 10 ص67)

وقف کے مال کا حکم:

مالِ وقف مِثلِ مالِ یتیم ہے۔ جس کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا ؕ وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ۝

میرے آقا اعلیٰ حضرت عاشقِ ماہِ رسالت، مجددِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن اپنے شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کنزالایمان میں اس کا ترجمہ کچھ یوں فرماتے ہیں۔

"وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دَم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑکے (آتش کدے) میں جائیں گے۔"

ترجمۂ کنزالعرفان: "بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

(پ۴ سورۃ النساء، رکوع ۱۲، آیت ۱۰)

اس آیت کے تحت صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں: یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے "روزِ قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اِس طرح اُٹھائے جائیں گے کہ اُن کی قبروں سے اور اُن کے منہ سے اور اُن کے کانوں سے دھواں نکلتا ہو گا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔

"جب کسی شے کو وقف کر دیا تو اسے ذاتی استعمال میں لانے کی کوئی صورت نہیں۔ لہٰذا مدرسے وغیرہ میں جو سامان مثلاً: کرسی، میز، کاغذ، قلم، پنکھے اور اس طرح کی مزید اشیاء جو موجود ہوتی ہیں اِن تمام اشیاء کا اِن کے موقع مَحل سے ہٹ کر خلافِ عُرف استعمال ناجائز و حرام ہے۔" (وقف کے شرعی مسائل ص48)

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ آخرت کا خوف دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"ایک ایک ذرّے کا بروزِ قیامت حساب دینا ہو گا جس طرح اپنے گھروں کی دیکھ بھال ہم کرتے ہیں کم از کم اِسی طرح کا ذہن اگر وقف کی اشیاء کا خیال رکھنے کے بارے میں بَن جائے تب بھی بہت سے گُناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔"

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ارشادات:

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکرہ میں فرماتے ہیں: "مدارس ہوں یا اپنا مکان ہو، اِسراف کی تو کہیں بھی اجازت نہیں ہے۔ اپنے مکان میں بھی بجلی پانی حسبِ ضرورت استعمال کریں اور مدارس میں تو زیادہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ اگر ایک ٹیوب لائٹ سے کام چلتا ہے تو دس (10) ٹیوب لائٹ ON کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اِس طرح جب ضرورت پوری ہو جائے تو ٹیوب لائٹ بند کر دیں۔"

(مدنی مذاکرہ 38)

اِسی طرح امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مزید ارشاد فرماتے ہیں:

"وقف کی اشیاء مثلاً قرآن پاک کا نہ صفحہ موڑ سکتے ہیں نہ ہی نشانات لگا سکتے ہیں اِسی طرح نہ ہی ڈیکسوں پر کچھ لکھ سکتے ہیں البتّہ کچھ اگر اختیارات لے لیئے جائیں تو ترکیب بن سکتی ہے۔" (مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ سلسلہ 488)

اِس سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وقف کی اشیاء کی حفاظت کریں کہ وہ اِن کی حفاظت پر امین بنائی گئی ہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ: "جب بھی کسی سے زکوٰۃ اور صَدَقاتِ واجِبہ کے علاوہ کسی قسم کا نفلہ چندہ لیں تو اُس سے کُلّی اِختیارات لے لیا کریں اور اس سے یہ کہہ دیا کریں کہ آپ اِسے ہر قسم کے نیک کام میں استعمال کرنے کی اجازت دے دیجئے۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دین کے مسائل کو سیکھنے اور اُن پر عمل کرنی کی توفیق عطا فرمائے۔

(اٰمین بِجاہِ النبیِّ الامین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہ وَآلہٖ وسلّم)